وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
کتاب مستطاب نافع شیخ وشاب
مسمیٰ بہ
خیرالفتویٰ لدفع الطغویٰ
المعروف
ذو معنی الفاظ اوران کاحکم

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	خیر الفتوٰی لدفع الطغوٰی
المعروف بہ	:	ذو معنی الفاظ اور ان کا حکم
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	18/ جمادی الثانی 1425ھ/مطابق 5/ اگست 2004
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین اما بعد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

''اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔''

چنانچہ داماد وسسر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے استعمال کرنے پر اختلاف ہوا' ایک فریق حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے ان الفاظ کے استعمال کو بلا شبہ جائز کہتا اور حرمت واہانت نیت پر موقوف کرتا' فریق ثانی اس استعمال کو اہانت اور گستاخی کہتا' چنانچہ فریق اول نے اپنے حمایتی اور ہمدردان مفتیوں سے فتوے طلب کئے' لہٰذا ہندو پنجاب کے مولویوں نے اس امر کے جواز پر فتوے دیئے اوران مولویوں کے سربراہ اور امام مفتی ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری المعروف محدث کبیر نے اس کی اس طرح وضاحت فرمائی :

''حضرات سیدنا عثمان غنی ذالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں (معاذ اللہ) داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور نہ ایہام تحقیر' اس لئے بطور تعارف وتعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے' ان حضرات کی تعریف وتعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔''

مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ تعریف وتعارف کے قصد سے اور قصد نام ہے ارادۂ قلب کا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا' اور صریح لفظ شنیع وقبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا۔ کیا اللہ ورسول کو برا کہنا اسی وقت کلمہ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو؟ ورنہ باتوں باتوں (قرینہ) میں جتنا چاہے برا کہہ جائے کفر وکلمہ کفر نہیں؟''

(الکوکبة الشهابیه صـ 30 هندوستانی پریس کندیگر ٹوله بنارس)

پھر یہی محدث کبیر لفظ داماد وسسر کی توضیح وتعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (داماد وسسر) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

سبحان اللہ! الفاظ بقلم خود صریح اہانت پر دال اور تعریف وتعارف کا دعویٰ؟ یہ تفقہ فی الدین ہے' اور محدث کبیر کی سند؟ پھر لکھتے ہیں: ''

مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔''

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں قصد قلب کارد فرمایا اسی قرینہ کا بھی رد فرمادیا' قرینہ یعنی باتوں باتوں میں......الخ'

اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینہ سے
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے